ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

19 January, 2017

اولیاء اللہ کی شان

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔

؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔

؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی،

گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی

۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی، روایت کا مفہوم ہے" علم کو لکھ کر قید کرلو "اس پہ عمل کی نیت سے بیان کے اہم نکات نوٹ کرلونگی

بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی، جو کچھ سنونگی اسکو سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے بعد میں دوسروں تک پہنچا کے نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کرونگی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اولیاء

حضرت سیّدُنا امام ابُوالحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک بار مسجدِ اقصیٰ میں سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر ایک تخت بچھایا گیا اور فوج در فوج مخلوق کا اَزدِہَام ہونا شروع ہوا میں نے دریافت کیا کہ یہ کیسا اجتماع ہے؟ معلوم ہوا کہ تمام رُسُل و انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سیدِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے ہیں میں نے جو تخت دیکھا تو اس

پر ہمارے نبی محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا جلوہ افروز ہیں اور دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح اور حضرت موسیٰ (اور ان کے علاوہ دوسرے انبیائے کرام) عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مُقدّس حضرات کی گفتگو سننے لگا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں (یعنی دین کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے اعتبار سے لہٰذا دین کی جتنی خدمت علماء اسلام نے کی اتنی خدمت کسی دین کے عالموں نے اپنے دین کی نہ کی۔) تو آپ اُن میں سے کوئی ایک عالم دکھائیں تو حضورِ اکرم نبیِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ایک سوال کیا، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے دس (10) جواب دیئے۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ جواب سوال کے موافق ہونا چاہئے ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا آپ نے دس (10) جواب کیوں دیئے؟ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کیا: یا نبیَّ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے بھی ایک ہی سوال کیا تھا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾﴾ (پارہ: ۱۶، طٰہٰ: ۱۷) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ آپ نے اس کے کئی جواب دیئے کہ یہ میری لکڑی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑتا ہوں اور اسکے علاوہ میرے اور بھی کام اس سے سرانجام ہوتے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس سوال کا ایک جواب تھا کہ یہ میری لکڑی ہے، مگر بات یہ ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تو محبت و شوق کے غلبے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کلام کو طویل کر دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہو سکے اور اِس وقت خُوش قسمتی سے مجھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا تو میں نے بھی شوق و محبت ہی کی وجہ سے اپنی گفتگو کو طویل کر دیا۔

حضرت امام ابُوالحسن شاذلی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ منظر دیکھ کر کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں اور تمام انبیاء اور رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ الله، جنابِ عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے جلیلُ القدر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے زمین پر جلوہ افروز ہیں کتنی بڑی عظمت اور جلالتِ محمدی کا مُظاہرہ ہے میں اسی سوچ وبچار میں تھا اور اپنے دل میں بحالتِ خواب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدرو منزلت پر تعجب کر رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس سے میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے دیکھا تو وہ مسجدِ اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجدِ اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: (شہِ انبیاء، سرورِ دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے پر) کیا تعجب کرتا ہے؟ یہ سب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے نور سے تو پیدا ہوئے ہیں۔

یہ سُن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا میں نے مسجدِ اقصیٰ کے اس منتظم کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔ (1)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس واقعے سے جہاں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت کا پتا چلا وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے اولیائے کرام اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان و شوکت اور مقام و مرتبے کا بھی پتا چلتا ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی کہ کوئی ایسا عالم دکھائیں جو انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہو تو نبیِ داور، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدُنا امام غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا، اس سے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر گز ہر گز کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی ولی مقام و مرتبے میں کسی نبی سے زیادہ یا اس کے برابر ہو سکتا ہے، اعلیٰ حضرت اِمام احمد

---

1 … روح البیان، ج۵، ص۳۷۴ بتغیر قلیل، کوثرُ الخیرات، ص۳۹

رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی غیرِ نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔[1] یہ بھی یاد رکھئے کہ ہر ولی، عالم ضرور ہوتا ہے کیونکہ ولی کے لئے عالم ہونا شرط ہے جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ولایت ایک قُربِ خاص ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے، ولایت بے علم کو نہیں ملتی، (صرف عالم ہی کو ملتی ہے) خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر عُلوم مُنکشف کر دیے ہوں۔[2] اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شریعت و طریقت ہر گز ہر گز الگ الگ راہیں نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ولی ہو اور عالم نہ ہو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بڑی شانوں سے نوازا ہے، اور اپنے لطف و کرم سے اپنے اِن بندوں کو پسند فرما کر خاص بنایا ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن سے زمانے کی زینت قائم ہے، جن کی عبادت کی مہک نے تمام عالَم کو خوشبودار بنا رکھا ہے، جن کے دل ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھکے رہتے ہیں، آج ہم اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے مقام و مرتبے، ان کی شان و عظمت اور ان کی کچھ صفات کے بارے میں سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِن دوستوں اور مُقَرَّب بندوں کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ قرآن کریم کے پارہ 9 سورۂ انفال کی آیت نمبر 34 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کے نیک اور پرہیزگار ہونے کو تاکید کے

1... فتاویٰ رضویہ ۲۲۸/۲۹

2... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۲۶۴/ ملتقطاً

3... فتاویٰ رضویہ، ۵۳۰/۲۱، مفہوماً

ساتھ بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

(پ:۹،انفال:۳۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ کوئی کافر یا فاسق اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہو سکتا، ولایتِ الٰہی ایمان اور تقوے سے ملتی ہے۔[1]

اسی طرح پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 62 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کی شان کو بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ۚۖ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ؕ (پ:۱۱،یونس:۶۴-۶۲)

ترجمۂ کنز الایمان: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں اُنہیں خوشخبری ہے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام سے مراد وہ نیک لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد آئے۔[2] جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیاءُ اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آئے۔[3]

1… تفسیرِ نعیمی، ۹/۵۴۳ بتغیر قلیل

2… خازن پ ۱۱، سورة یونس، تحت الآیة ۶۲، ۲/۳۲۲

3… کنز العمال ،قسم الاقوال کتاب الاذکار، باب فی الذکر و فضیلتہ، الجزء الاول،

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت ولیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وَلِیُّ الله وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نورِ جلال کی معرفت میں مُسْتَغْرَق (یعنی ڈوبا ہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل (دل کی آنکھ) سے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی و ناصر اور معین و مدد گار ہوتا ہے۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آیاتِ مُبارکہ اور تفاسیر کی روشنی میں جہاں ولیوں کی اونچی شان اور اُن کی صفات معلوم ہوئیں وہیں اُن کی یہ خُصُوصی صفت بھی پتا چلی کہ اولیاءُ اللہ ایماندار اور پرہیز گار ہوتے ہیں، یہ اللہ والے کبھی بھی شریعت سے نہیں ٹکراتے اور نہ ہی شریعت کی مخالفت کرتے ہیں، یہ نفُوسِ قُدسیہ تو اطاعت و عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی ہوتا ہے، انہیں اپنی معرفت اور پہچان عطا فرماتا ہے اور انہیں اپنے رازوں سے آشنا فرما دیتا ہے۔ یہ وہ بابرکت ہستیاں ہیں جنہیں دُنیا اولیاءُ اللہ کے نام سے یاد کرتی ہے اور جب ان میں سے کسی ولی کا نام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں سے محبت کرنے والے کسی سچے مسلمان کی زبان پر آتا ہے تو منہ سے بے ساختہ "رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ" کے الفاظ میں اُن کیلئے دُعائے رحمت نکل جاتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

۱/۲۱۴، حدیث: ۱۷۷۹

1… خزائن العرفان، پ: ۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۶۲

نے فرمایا کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا تلاش کرتا رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے **مطلع** رہو کہ اس پر میری رحمت ہے تب حضرت جبرائیل کہتے ہیں فلاں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے، یہی بات عرش اُٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں، یہی ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں حتی کہ ساتویں آسمان والے بھی یہ کہنے لگتے ہیں پھر یہ رحمت اس کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے **"مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے"** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس پر میری کامل رحمت ہے اس طرح کہ میں اس سے راضی ہوگیا۔ خیال رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رَبّ تعالیٰ بندے سے راضی ہوگیا تو کونین (یعنی دوجہاں) بندے کے ہوگئے، رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ)[2] (یعنی اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی) پھر بندے پر وہ وقت آتا ہے کہ رَبّ تعالیٰ بندے کو راضی کرتا ہے (جیسا کہ) حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتا ہے: (وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾)[3] اللہ تعالیٰ صدّیق کو اتنا دے گا کہ وہ راضی ہوجائیں گے۔ غرضکہ آسمانوں میں اس (رضائے الٰہی طلب کرنے والے بندۂ مومن) کے نام کی دھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ "رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ" (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ دعائیہ کلمہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دُعا یا تو فرشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فرشتے اپنے قربِ الٰہی بڑھانے کیلیے یہ دُعائیں دیتے ہیں، (پھر یہ رحمت اُس بندۂ مومن کیلئے زمین پر نازل ہوتی ہے) اس طرح کہ قدرتی طور پر انسانوں کے منہ سے اس کے لیے "رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" جیسے دُعائیہ کلمات نکلنے لگتے

1... مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب سعۃ رحمۃ اللہ، ۲/۴۴۴، حدیث: ۳۳۷۹

2... پ۳۰، البینۃ: ۸

3... پ۳۰، اللیل: ۲۱

ہیں اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں، دلوں کی قدرتی کشش بندۂ مومن کے محبوبِ خدا بن جانے کی دلیل ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خواجہ اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے (بہت سے) بزرگوں کو ہم لوگوں نے دیکھا نہیں مگر سب کو ان سے دلی محبت ہے۔[1]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلاکر ان سے فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہدا مگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شہداء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ رشک کریں گے ۔لوگوں نے عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے ؟ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہونگے جو ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہوں گے (حالانکہ) ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہوگی اور نہ ہی

1... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۸۹، بتغیر قلیل

2... مسلم، کتاب البرّ والصلۃ والآداب، باب اذا احبّ اللہ عبداً حبّبہ الی عبادہ، ص۱۴۱۷، الحدیث:۱۵۷

مال کے لین دین کا کوئی معاملہ، بخدا ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے اس وقت یہ لوگ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہو گا۔[1]

اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں گے، ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہو گی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نور کے منبر بچھا کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے نور بار اور کپڑے نور کے ہوں گے، قیامت کے دن لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے مگر وہ نہ گھبرائیں گے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء ہیں جن پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، نہ ہی کچھ غم۔[2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آپ نے سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام کو کیسی شان وعظمت عطا فرمائی ہے کہ کل بروزِ قیامت جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا لوگ پریشان ہونگے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کو کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی اور اُن کا بہت خوبصورت انداز میں استقبال کیا جائے گا اور اس سے بڑھ کر اور شان کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نور کے منبر بچھا کر اپنے ولیوں کو اُن پر بٹھائے گا اور یہ حقیقت ہے کہ جو بندہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ نیک کاموں میں گزارتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دنیا میں بھی عزتوں کے تاج پہناتا ہے اور کل بروز قیامت بھی اس کو عزت و وقار کی مَسند پر بٹھائے گا، اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے نیک کاموں کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے محبت فرماتا ہے اور انہیں اپنا قربِ خاص عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد

1... مشکاۃالمصابیح،کتاب الآداب،باب الحب فی اللہ...الخ، ۲/۲۱۹، حدیث: ۵۰۱۲

2... مسندامام احمد ، ۸/۴۵۰، حدیث: ۲۲۹۶۹

فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ [1]

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنَا فِی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف برخیا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچا دی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیاء کے منکر ہیں۔ [2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جب بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص قرب نصیب ہو جاتا ہے تو اللہ

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

2... مرآۃ المناجیح ۳/۳۰۸ تا ۳۰۹ ملتقطاً

عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوتِ بصارت سے وہ میلوں کے فاصلوں کو بھی ملاحظہ فرما رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا غوث اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہو۔[1] مزید ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اپنے رَبّ کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق محدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اَخبارُ الاخیار" صَفْحَہ نمبر 15 میں حضورِ غوثُ الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ ارشادِ معظَّم نقل کیا ہے: اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے کی طرح ہو۔[3] نیز حضرتِ مولانا رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَزچہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے)[4]

1... صحیفہ غوثیہ، ص۱۸۷
2... بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبربہا عن نفسہ... الخ، ص۵۰
3... اخبار الاخیار، ص۱۵
4... مثنوی، دفتر چہارم، ۲/۱۸۱

اسی طرح حیرت انگیز اور خداداد قوتِ بصارت سے مُتَعَلِّق امیرُالمومنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی نہایت ایمان افروز واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سپہ سالار بنا کر نہاوند کی سرزمین میں روانہ فرمادیا۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ معرکے میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک بلند آواز سے ارشاد فرمایا: یَاسَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو سرزمینِ نہاوند میں معرکے میں مصروف ہیں اور مدینہ منوّرہ سے سینکڑوں میل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیرُ المومنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قاصد آیا تو اس نے یہ خبر دی کہ جب کفار سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے لگی اتنے میں اچانک ایک چیخنے والے کی آواز آئی جو چلا چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے ساریہ! تم پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، یہ تو امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی انہوں نے اپنے سپاہیوں کو پہاڑ کی طرف پشت کر کے صف بندی کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد کفار سے مقابلہ ہوا تو کفار شِکَست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے فتحِ مبین کا پرچم لہرادیا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس ایمان افروز واقعے سے معلوم ہوا کہ بلاشُبہ حضرت سَیِّدُنا امیرُ المؤمنین فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صاحبِ کرامت ہیں کیونکہ مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل کی دُوری پر آواز کو پہنچا دینا یہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامت ہے نیز امیرُالمؤمنین فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینہ طیبہ سے سینکڑوں میل کی دُوری پر نہاوند کے میدان اور اس

1... حجۃ اللہ علی العلمین، ص ۶۱۲ ، تاریخ الخلفاء، ص۹۹تا۱۰۱، ملخصاً

کے احوال و کیفیات کو دیکھ لیا اور پھر مسلمانوں کی مشکلات کا حل بھی منبر پر کھڑے کھڑے سپہ سالار کو بتادیا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے دیکھنے سُننے کی قوّت کو عام انسانوں کے کان، آنکھ اور ان کی قوتوں پر ہر گز ہر گز قیاس نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب بندوں کے کان اور آنکھ کو عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت عطا فرمائی ہے اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اعضاء کی طاقت اس قدر بے مثل اور بے مثال ہے اور ان سے ایسے ایسے حیرت انگیز کام انجام پاتے ہیں جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ اور کیوں نہ ہو کہ جو لوگ اپنی زندگی رضائے الٰہی کے لئے وقف کر دیتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کاموں میں اُن کی مدد فرماتا ہے اور اُن کے لئے ایسے ایسے اسباب مہیّا فرماتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہر حال میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فرامین میں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ اور تصرفات و اختیارات کو کس قدر شاندار انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر یاد رکھئے! جہاں حقیقی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام، قرآن و سنت اور اپنے روحانی فیوض و برکات سے اپنے مریدین و معتقدین کی مذہبی و اخلاقی اور ظاہری و باطنی تربیت فرمانے میں مصروفِ عمل ہیں وہیں بد قسمتی سے آج کل بعض نام نہاد جعلی پیر فقیر بھی ولایت کا ڈھونگ رچا کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہوئے ان کے ایمانوں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور انہیں گمراہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں، ایسے لوگ کسی دُوسرے مسلمان کی اصلاح تو کیا کریں گے خود ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب ان

سے شرعی احکامات کی پاسداری کی بات کی جائے تو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ طرح طرح حیلے بہانوں سے اپنے کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتے ہیں: "ہم شریعت کے پابند نہیں بلکہ شریعت ہماری پابند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تم شریعت پر چلو، ہمارا طریقت کا راستہ اس سے الگ ہے۔ تم ظاہری احکام پر عمل کرتے ہو جبکہ ہم باطنی علوم پر عمل پیرا ہیں اور بعض یہ حیلہ سازی کرتے ہیں: میاں! ہم تو مدینے میں نماز پڑھتے ہیں، میاں! نماز تو روحانیت کا نام ہے جو دِل میں ہوتی ہے، ہمارے دل نمازی ہیں وغیرہ وغیرہ"۔ یاد رکھئے! ایسے سیاہ باطن لوگوں کا اور ان کی بے بُنیاد باتوں کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی ایسے لوگوں کا ولایت جیسی عظیم نعمتِ الٰہی سے دُور کا بھی کوئی واسطہ ہے ایسے لوگ ہر گز ہر گز ولی نہیں ہوسکتے ایسوں سے اپنا ایمان وعقیدہ محفوظ رکھنا ضروری ہے، جو حقیقی ولیُّ الله ہوتا ہے وہ شریعت کا پابند ہوتا ہے کیونکہ طریقت، شریعت سے جُدا نہیں۔ چنانچہ،

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ارشاد فرماتے ہیں: شریعت حضورِ اقدس سَیِّدِ عالم وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور کے افعال، اور حقیقت حضور کے احوال اور معرفت حضور کے علوم بے مثال۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے کہ شریعت وطریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے ساری زندگی نہ صرف لوگوں کو شریعت کے احکام پر عمل کی ترغیب دی بلکہ خود بھی شرعی احکامات پر مضبوطی سے عمل کرتے رہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ الله اَصْفَہانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی محبت میں مستغرق رہتے اور اس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" کا تعارف

1… فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۶۰

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی مزید شان عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 5 جلدوں پر مشتمل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** کا مطالعہ بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بہت سے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی زندگی کے نمایاں واقعات، کرامات ان کے فرامین، شرعی احکامات کی پاسداری اور ان کے عُمدہ اوصاف کو بہت جامع اور خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا تمام اسلامی بہنوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مُطالعہ کیجئے بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے،دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔ آیئے اسی کتاب سے اولیائے کرام کی کچھ صفات سُنتے ہیں چنانچہ

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے اوصاف

حضرت سیّدُنا ذوالنون مصری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔ پوچھا گیا: ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت کو ترک کرکے طاعت وعبادت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر ومنزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اُن اللہ والوں کی شان میں دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ ہے:

(۱) قرآن نے اپنے وعدے اور وعید کے ساتھ (اُنہیں) ہر بُرائی سے روک دیا۔ رات کو (اُن کی) آنکھوں کی نیند غائب ہوگئی۔ (۲) اُنہوں نے کریم بادشاہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ اس کے آگے اُن کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہوگئے۔

سینوں سے لگایا تو وہ کشادہ ہو گئے۔اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔ انہوں نے قرآن پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ،اور(قرآنِ پاک کی تلاوت کواس طرح اپنے لئے لازم کر لیاجس طرح)سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔اِسے اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا،لوگ خوشیاں مناتے ہیں جبکہ یہ لوگ غمگین رہاکرتے ہیں، لوگ سورہے ہوتے ہیں لیکن یہ بیدار رہتے ہیں، لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں، لوگ (قبر وحشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر وحشر کے معاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اوراس کی نافرمانیوں سے بچتے، گھبرائے رہتے اور نیک اعمال میں خوب مشقت اُٹھاتے ہیں۔ عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے اُسے جلد ہی ادا کرلیتے اور ہر دم موت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عظیمُ الشان ثواب کی وجہ سے موت کوئی چھوٹا معاملہ نہیں۔یہ قرآنِ حکیم کے راستوں پر گامزن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے معاملے میں مخلص ہیں۔یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منوّر اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآنِ کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرے،اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے،چنانچہ یہ لوگ قرآنِ پاک کے ذریعے اپنی خواہشات سے اور خوبصورت حوروں کو پاکر ہلاکتوں اور برے انجام سے محفوظ ہو گئے کیونکہ انہوں نے دُنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے دیکھ کر چھوڑ دیا اور آخرت کے ثواب کی طرف رضامندی والی آنکھوں سے دیکھا نیز فنا ہونے والی (دنیا) کے بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی کہ دونوں جہان میں نفع پایا اور دنیاو آخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔کامل طور سے فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔کچھ دن (عبادت کی مشقت پر دُنیامیں)صبر کرکے اپنی (اپنی اُخروی)منزلوں تک پہنچ گئے۔عذاب والے دن کے خوف سے کم مال وزَر پر ہی قناعت کرکے زندگی کے ایام گزار دیئے۔مہلت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی

کی، اپنی زندگی کھیل کود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حصول کے لئے مشقتیں اُٹھائیں، اللہ کی قسم! عبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کر دی اور مشقت نے ان کی رنگت بدل ڈالی، انہوں نے بھڑکنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور کھیل کُود سے دور رہے، ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتی اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے منارے، تاریکیوں میں روشنی کا منبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمت کے ستون ہیں، (ساری رات مصروفِ عبادت رہنے کی وجہ سے) بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کرلیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رغبت و خواہش نہ چھوڑی لہٰذا تم دیکھو گے کہ انہیں نہ تو مال جمع کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی ریشمی (یعنی عمدہ قسم کے) لباس کی تمنا کرتے ہیں، نہ تو عمدہ سواریوں کے خواہش مند ہوتے ہیں اور نہ ہی محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے جسموں کو حرام کاموں کے ارتکاب سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن اور ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے، مصیبتوں پر صبر کیا، امیدوں کا گلا گھونٹا، موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی، منکر نکیر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال وجواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے۔[(1)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! غور کیجئے یہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں

1... اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۶۰ تا ۶۲

مقبول و مُقرَّب ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے کس قدر لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی کس قدر پابندی کیا کرتے نیز نیکیوں کی طرف رغبت اور گُناہوں سے نفرت کِیا کرتے تھے، ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ نیکیاں پلّے نہیں اور گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی بے دریغ پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بَہُت آسان ہو چکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دین کا دَرد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی، ڈش اِنٹینا، انٹر نیٹ اور کَیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّوجَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ، بُخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ اے کاش ہم اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے سچی محبت کرنے والے اور ان

مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں ،ساری نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، حسنِ اخلاق کے پیکر ہو جائیں، ماں باپ، بچوں کے ابو اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں اے کاش! گناہوں کے قریب بھی نہ جائیں ہماری کوئی نماز قضانہ ہو۔ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ بلا عذرِ شرعی ضائع نہ ہو۔ زبان سے ہر گز ہر گز جھوٹ غیبت چغلی اور گالی گلوچ نہ نکلے، غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آیئے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی مزید شان وعظمت کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کھانے اور لباس کے معاملہ میں خستہ حال ہوتے ہیں مصائب و حادثات میں (اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت سے پرا گندہ حال، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیتا ہے۔[1] اسی طرح حضرت سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرمادیتا ہے اور براء بن مالک (رَضِيَ اللهُ

1... المستدرک،کتاب الرقاق،باب قلب الشیخ شاب...الخ، الحدیث: ۸۰۰۲،ج۵،ص۴۶۷

تَعَالٰی عَنْہُ) بھی انہی میں سے ہیں۔ روای کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اے براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! حضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا پس آپ (مشرکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیجئے! حضرت سیِّدُنا براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بار گاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرمادیا۔ پھر ایک مرتبہ "سوس" کے پل پر مسلمانوں کا کفار سے آمنا سامنا ہوا تو کفار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا مسلمانوں نے کہا: اے براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھایئے! انہوں نے عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ملادے (یعنی شہادت عطا فرما)۔ حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دُعا بھی قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوگئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَولیائے کرام کے تَصَرُّفات

حضرت سیدنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور ان کے اشارے سے

1... المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر شہادة البراء بن مالک، الحدیث: ۵۳۲۵، ج۴، ص۳۴۰

سمندر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا سَہْم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم نے (صحابیِ رسول) حضرت سیِّدُنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی۔ جب ہم چلتے چلتے "دارین" کے مقام پر پہنچے جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سمندر حائل تھا تو حضرت سیِّدُنا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دعا مانگی: یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اِنَّاعَبِیْدُكَ وَفِیْ سَبِیْلِكَ نُقَاتِلُ عَدُوَّكَ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ لَنَااِلَیْهِمْ سَبِیْلًافَتَقَحَّمَ بِنَاالْبَحرَ۔ یعنی اے علم والے، اے حلم والے، اے بلند و برتر، اے عظمت والے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے لڑنے نکلے ہیں۔ یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا، ہمیں سمندر کے اس پار لگا۔ حضرت سیِّدُنا سَہْم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر ہم گھوڑوں پر سوار سمندر میں کود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔ [1]

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک حدیثِ پاک میں نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: انہی کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، انہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور انہی کی بدولت مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا: ان کے سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ "وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو ان کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو زمین ان کے لئے فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مصائب ان کی دعا کی وجہ سے دُور

1 ... اللہ والوں کی باتیں، ۱/۵۱تا۵۲، ملتقطاً

کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو کیسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ان کی دُعاؤں سے لوگوں کو زندگی عطا ہوتی ہے، ظالموں سے نجات ملتی ہے، فصلوں میں کثرت کی وجہ سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے، لوگوں کے غم دور ہوتے ہیں، مصائب و آلام سے چھٹکارا ملتا ہے اور انہی نیک ہستیوں کی برکت سے لوگ بارش جیسی نعمت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں حضور غوثِ اعظم دستگیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدَہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی کرامت

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی ہوگئی لوگوں نے نمازِ استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدَہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے رَبُّ العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تو چھڑکاؤ فرمادے۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان خوشحال ہوگیا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہمیں چاہئے کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں، یاد رکھئے! صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں

1... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، باب ان بالشام یکون الابدال الذین...الخ، ۱/۳۰۳

2... بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص۱۷۳

کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کا طلبگار بن جاتا ہے اور اس کے بر عکس اگر خدا نخواستہ بری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا نیک لوگوں اور اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا ادب و احترام نصیب ہو کیونکہ جہاں ان سے محبت کے فضائل موجود ہیں وہیں ان سے بغض رکھنے کی وعیدیں بھی موجود ہیں، بلکہ جب ایک عام مسلمان سے بِلا وجہِ شرعی دشمنی کرنا، بغض و کینہ رکھنا، حسد و بد گمانی کرنا اور اس کی توہین و اہانت کرنا جائز نہیں تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں یعنی اولیائے عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام سے ایسے معاملات رکھنا کس قدر دنیا و آخرت کے خسارے کا سبب ہوں گے، حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے دُشمنی کرنے والوں کے لئے انتہائی تشویشناک بات ارشاد فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی اسے میرا اعلانِ جنگ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اگر ہم اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے دین کی تبلیغ اور اس کی نشرو اشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی بھی انہی کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔۔ دعوتِ اسلامی کے 8 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ برائے بالغات" بھی ہے۔ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الاَنام عَزَّ وَجَلَّ کا مُبارک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے، لیکن یہ ثواب اسی وَقْت ملے گا، جبکہ دُرُسْت تلفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو، ورنہ بَسا اوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُسْتَحِق بن جاتا ہے۔ امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تَصحیح (تَص۔ حِی۔ ح) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔" (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج۶ ص ۳۴۳) قرآنِ مجید پڑھنا، پڑھانا باعثِ فضیلت ہے، چنانچہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔** یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بھنوں! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مَدارِس بنام مَدرسۃُ المَدِینَہ برائے بالغات قائم ہیں، ان تمام

مدارِس میں فِیۡ سَبِیۡلِ اللہ دُرُست تلفّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ لے کے قرآن مجید سیکھنے کی برکتوں سے اپنا حصہ حاصل کیجئے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

جُوتے پہننے کے مَدَنی پُھول

☆فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔)یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ،کتاب اللباس،باب استحباب لبس النعال...الخ،ص۱۱۶۱ حدیث:۲۰۹۶(☆جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہوتو نکل جائے۔☆پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔☆مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔☆صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں :عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں

1... مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،۱/۹۷،حدیث:۱۷۵

کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کودوسرے کی وَضع اختیار کرنے)یعنی نقّالی کرنے (سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع)یعنی طرز (اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔)بہارِشریعت حصّہ ۱۶،۴۲۲/۳(☆جب بیٹھیں تو جُوتے اُتا رلیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔☆)تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ (اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا،لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہوتو سیدھا کردیجئے

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُالمدینہ کی مَطبوعہ دو(2)
کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120صَفَحات کی
کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1)شبِ جُمعہ کادُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت

کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

(3) رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص۱۵۱ ملخصًا

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3... القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (4)

1... القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

2... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر و الدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد